

احباب احمدیہ

۲۳ فروری - رات ۹ بجے (صبح) سیدنا حضرت علیہ السلام (علیہ السلام) نے اپنے اہل بیت (علیہم السلام) کے ساتھ اپنے گھر میں شائع شدہ آج کی رپورٹ منظر پر ہے کہ کل شام حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی اس وقت طبیعت اچھی سے تھی صبح معمول حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے

احباب جماعت خاص توجہ اور التوا سے دعا کی کرتے رہیں کہ مرنے پر ہم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

تادیان ۲۶ فروری - محرم سید یوسف احمد الدین صاحب سکندر آباد روڈ کن ایسے مرد ۲۶ فروری کو یہاں تشریف لائے اور چاروں بیٹوں کی تیمم کے بعد آج واپس تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ خیریت سے منزل مقصود تک پہنچائے۔ آمین۔

تادیان ۲۶ فروری - محترم صاحبزادہ مرزا وحید احمد صاحب سلمہ الدین اہل عیال بغداد تھانے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح چندہ سالانہ

بچہ روپے

ششماہی

۵۰ - ۳ روپے

ممالک غنیر

۵۰ - ۷ روپے

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

ایک سو

سنت روزہ

قادیان

حقیقت نقاب پوری

جلد ۱۱ ۸ ربیع الثانی ۱۳۸۱ ۲۲ رمضان ۱۳۸۱ ۲۸ فروری ۱۹۶۲ء نمبر ۶

آٹھ سیاروں کا اجتماع

از محکم مولوی سمیع الدین صاحب انجمن اسلامیہ ممبئی

ذیل کا مضمون ہماریسے وقت موصول ہوا ہے کہ یکم فروری کا پرچہ طبع ہو کر پوسٹ ہو چکا تھا۔ اب ایک ہفتہ مزید گزر جانے کے باعث اس میں بیان شدہ بعض باتیں زمانہ ماضی کا حصہ بن چکی ہیں باقی مضمون دلچسپ اور معلومات افزا ہے اسلئے ہم نے اس میں تیزو تبدیلی کو مناسب نہیں سمجھا اور انہوں کا ٹوں شائع کر دیا ہے۔ (ادارہ)

ان انیس پرچہ ہم اور ہمارے تمام یوں ۵ فروری کے بعد بھی اس دنیا میں نہ رہیں گے۔ ہم یہ سطور تالیف کر رہے ہیں انجمن دیکھ کر حیرت سے رہے ہیں کہ ۱۲ سالہ کا فروری جب آٹھ سیارے کا اجتماع ہو گا۔ یہاں پر بادی کا زبردست پیغام بھی ملے گا۔ بعض اخبار اور اکثر مذہبی حلقے انجمن کی تقدیر پیش گوئی سے متاثر ہیں۔ ہندوؤں کی طرف سے ملک کے طول و عرض میں بڑے بڑے یگیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ آسمانی دیوتاؤں کے خوفناک حوالم کا مقابلہ کرنے کے لئے زمینی دیوتاؤں کو دعوت دی گئی ہے۔ مسلمانوں کے بعض مذہبی فرقوں پر بھی گھبراہٹ طاری ہے۔ مسجدیں کچھ زیادہ آباد ہو رہی ہیں۔ چاشت و اہلسر کے دائمی مطلق لئے بھی اس دن اپنے پیروؤں کو بلانے کے ساتھ رہنے کی تاکید کی ہے۔ انجمن کی پیش گوئی یہ ہے کہ فروری میں ایک مہم اور جمہوری ملک پر کوئی زبردست فوجی طاقت حملہ آور ہوگا۔ اور اس کا اعلان جنگ پر مجبور کیا جائے گا۔ جس کے نتیجے میں دنیا پر آگ اور خون کی ہولناکی ہوگی۔ یہ پیش گوئی اس ماحول میں کہ ہم کل ہی یوم جمہوریہ کا بارہواں جشن بنائیت و ہجوم دھماکے سے منا کر رہے ہوئے ہیں۔ اور اسی فروری میں ہمارے ملک کا تیسرا نام چناؤ ہونے والا ہے۔ یہ سب کچھ ہماری بارہی ہے

کا نام ہی سیارہ ہے۔

- ۳۔ زمین
 - ۴۔ عطارد
 - ۵۔ مریخ
 - ۶۔ مشتری
 - ۷۔ زہرہ
 - ۸۔ زحل
- یہ سیارہ ہندو نجومیوں کے زائچے میں یہ سیارہ منحوس کہلاتا ہے۔ مگر بعض پندت کہتے ہیں کہ اس اجتماع ہشت سیارگان کے بعد بعض کے لئے یہ سیارہ منحوس کی بجائے مسود ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

باعتقاد

یہ سیارے آہستہ آہستہ ایک برج میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اس اجتماع کی ابتداء اکثر برسات سے ہوئی ہے۔ ۲۰ اکتوبر کو زحل اور مشتری کا اجتماع ہوا۔ پھر جنوری ۱۳۸۱ میں عطارد سورج - زہرہ اور مریخ بھی اسی برج میں داخل ہو گئے۔ اب ۲۳ فروری کو چاند بھی اسی برج میں داخل ہو جائے گا۔ اور ۲۶ فروری کو سورج زمین اور چاند ایک ہی لائن پر ہوں گے۔

ستاروں کے خواص

سیارے جو ایک ہی

فروری اسلام

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے تقریر ہے کہ چونکہ نیا سال شروع ہو چکا ہے اس لئے اس سال کا پر وگام جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کو پہلے سے زیادہ جوش کے ساتھ نئے سال کے پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مرکزی پروگرام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے اپنے ہاں اس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنایا جائے۔

- ۱۔ یوم مصلح الموعود ۲۰ فروری
- ۲۔ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ
- ۳۔ یوم پیشوا یان مذاہب ۲۲ اپریل
- ۴۔ یوم خلافت ۲۷ مئی
- ۵۔ یوم پیرت النبی مسلم ۱۴ اگست
- ۶۔ یوم اہلبیت ۱۱ اکتوبر

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

برج میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ان کی تاثیریں الگ الگ ہیں۔ ان میں بعض خوفناک اور تباہ کن کے سیارے ہیں۔ وہ ان سیاروں کے خواص اس طرح ہیں کہ

- ۱۔ زحل - دشمن جمہوریت
- ۲۔ مریخ - غضب - جلال - فوجی طاقت
- ۳۔ سورج - دستور ملک
- ۴۔ مشتری - عدل - ملک جو تقدیم تقدیم کا نمائندہ ہے۔ تحمل - بردباری۔ علم۔

ان چاروں سیاروں میں زحل و مریخ تباہی کی علامت ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ان دونوں سیاروں کے باعث ایک امن پسند علم دوست اور ایک پڑائے متدن ملک برقیباہی آئے گی اور یہ دونوں ملک ہندوستان و امریکہ ہیں۔

میرہ کہتے ہیں کہ سور فروری کو جب چاند بھی اسی برج میں داخل ہو جائے گا تو ہندوستان میں وہی صورت پیدا ہو جائے گی جو تین ہزار برس قبل مسیح پیدا ہوئی تھی۔ اور جس کے نتیجے میں چاند رات نام کی مظلم جنگ ہوئی تھی جس کو بعض لوگ ایک عالمگیر جنگ قرار دیتے ہیں۔

۱۸۸۰ء میں چھ سیاروں کا اجتماع

ہیں میں ہوتے رہتے ہیں ہم احمدیوں کے لئے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ۱۹۸۱ء میں ۱۸۸۱ء کو بھی جس کے ٹھیک دو سال بعد یعنی مارچ ۱۸۸۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماموریت کا دعویٰ کیا۔ چھ سیارے ایک برج میں اکٹھے ہوئے تھے۔ یعنی سورج - چاند - عطارد - زہرہ - مشتری اور زحل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا وہ زور و ہر مشتری قرار دیا ہے۔ جو علم - تحمل اور آگ کا سیارہ کہلاتا ہے۔ اس اجتماع میں اگر زحل نہ ہوتا تو دشمن جمہوریت کہلاتا ہے لڑائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راہ میں اتنی مشکلات پیدا نہ ہوتیں۔

باقی مسئلہ ہے)

ہفت روزہ بدلتا دیار - مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۲ء

ماہ صیام کا آغاز

سے مکمل ہوتی ہے۔

۱۱۔ درجہ اول میں ایک روزہ کے معنوی پہلو کا تعلق ہے وہ ماہ صیام کے اپنے نام سے واضح ہے۔ رمضان کے لغوی معنی اگرچہ ارتیش کے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا خلاشی جب تک اپنے اندر حدود جہد کی غیر معمولی تپش اور گرمی پیدا نہ کرے جو نیک اعمال میں شغف اور زیادہ انگلیں اور کم دیکھ میں اضافہ کے ساتھ ہی ممکن ہے۔ رمضان کے حقیقی اغراض و مقاصد کو پانہیں سکتا۔ ۱۲۔ اور ظاہر ہے کہ روزے کا التزام اس قسم کی روحانی تپش اور حرارت کو بڑھاتا ہے اور اس میں اضافہ کرتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے:-
تَشْهَرُ رَمَضَانَ الَّذِي
اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى
لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ
الْحَيٰةِ اَلْمُحْكِمَةِ فَمَن تَبِعَ

یعنی رمضان کا وہ مبارک مہینہ ہے جس کی برکات و عظمت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب مقدس باقی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت، جوش میں آئی اور بیک وقت خلق باللہ اور شققت علی خلق اللہ کے لئے آپ کی بفراری ایسی بڑھی کہ اس مبارک مہینہ میں قرآن پاک کی وحی کے نزول کا آغاز ہوا جو اس وقت دنیا کے تمام لوگوں کیلئے ہرگز اور واضح نشانات کا ذریعہ ہے۔ اس لئے ہر مقیم شخص جو اس مبارک مہینہ کے روزوں کا التزام فرمے ہے۔
۱۳۔ اس طرح ایک اور روح پرور اور تقویٰ خیز حکم کہ روزوں کی پابندی ہمارے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب ہے۔ پس خدا

ماہ صیام اپنی برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو اس کی گونا گوں برکتوں سے دافر حصہ دلنے کی سعادت بخشے اور اس مبارک مہینہ کو اسلام و احیاء کے لئے ہر طرح باریک کرے۔ آمین
”روزہ“ کسی نہ کسی شکل میں قریباً بھی مذاہب میں موجود ہے۔ لیکن اسلام نے اس پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ اور اس کے متعلق تفصیلی احکام میں اس کی ظاہری شکل کے قیام کے ساتھ اس کی باطنی غرض و غایت کو پورے کرنے اور ان سے فوائد کے حصول کی بھی تاکید کی گئی ہے جن کے مانگت اسلامی نقطہ نگاہ سے سال بھر میں ایک ماہ نگاہ روزوں کے التزام کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اے مسلمانو! میں طرح تم سے پہلے شرائیکے ماننے والوں کے لئے روزے مقرر ہوئے۔ اسی طرح تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ تاہم تقویٰ اللہ کو پا لو!

تقویٰ جسے روزے کی غرض و غایت قرار دیا گیا ہے۔ کیا ہے؟ علماء کرام نے اس کی بڑی ہی چوڑی تشریحات کی ہیں اور حقیقت میں یہ لفظ ہے جس میں ایسا ہی ممکن محقر اور سادہ الفاظ میں اگر اس کا مفہوم سمجھ کر لیا جائے تو یہ کہ جسے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانتا ہے۔ جس پر یہ نقطہ مری تقویٰ کا۔ پھر شخص کا تقویٰ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق اس کی معرفت اپنے اپنے خوف اور سعی کے مطابق بالکل جدا گانہ ہے۔ جو ہوں کوئی شخص معرفت الہی میں بڑھتا ہے۔ اس کے مطابق عملی میدان میں اس کا تقویٰ بھی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ محاسن الاموال

مستحبات عند المنقربین کہ وہ میرے جیسا کہ نیکو کار و نیکو قرار دیتے ہیں۔ وہی مقرب بارگاہ الہی کے لئے جہاد کے لحاظ سے ایک گام برائی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی باطنی معافی اور قرب الہی کے سبب ذات باری تعالیٰ کو نسبتاً زیادہ پہنچتے ہوئے ہیں اس لئے جو قدم بھی وہ اٹھاتے ہیں بڑا ہی محسوس ہونیکر اور بڑی احتیاط کے ساتھ۔ ۱۴۔ باقی ہر جس کے روزے کی ظاہری شکل و صورت کا التزام کرنا ظہوری قرار دیا گیا ہے جو جو غروب آفتاب تک کھائے پیئے اور یہاں یہی کے مخصوص تعلقات سے رکھے رہے

قضاے بجا ہزار ہزار شکر اور اس کا احسان ہے کہ ہماری زندگیوں میں یہ باریکت مہینہ پھر آیا اور ہمارے لئے روحانی برکت کے سامان ہوئے خدا کرے کہ ہم ان مبارک ایام میں زیادہ فوائد کو حاصل کر سکیں۔ یہ بات بڑی ہی عجیب اور پُر غلط ہے کہ جو ہوں یہ مبارک مہینہ گزرتا جاتا ہے اس کا اثرات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی مثال اس دریا کی سی ہے جو اپنے آغاز کے وقت تو اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر چلتا ہے لیکن جوں جوں آگے بڑھتا ہے رستے کے نہ کاٹنے اس میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور بالآخر وہ دریا ایک بڑا ذخیرہ آب اپنے ساتھ لے کر بحرِ قزح میں جا گرتا ہے۔ یہ حالت رمضان المبارک کا ہے۔ ہر شخص اگر چاہے تو ذاتی طور پر اس کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ رمضان کی ایسی غیر معمولی برکت ہوتی برکات کے سبب اس کے آخری عشرہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے حتیٰ کہ بڑی عظمت اور بزرگی کی بات دینا اللہ تعالیٰ کی نشاندہی بھی رمضان کے اسی آخری عشرہ میں کی گئی ہے۔ اور اس مبارک ایام میں ان کی تلاش اور حصول کی طرف خاص توجہ دینی گئی ہے۔

آیت مذکورہ اللہ جس میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ قرآن پاک کے نزول کا آغاز اس مبارک مہینہ میں ہوا ہے۔ اسی آیت میں بطور اشارہ انصاف کے اس بات کو بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ اس مبارک مہینہ کو عبادت قرآن پاک کے ساتھ روحانی نتائج کے لحاظ سے ایک گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آیات میں اس بات کا واضح ذکر آتا ہے کہ ماہ مبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کے ایک یا دو حصہ فرمایا کرتے تھے۔ پس رمضان کے آغاز کے ساتھ احباب جماعت کو اس روحانی نکتہ کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور حسب توفیق و تمجید و وقت ہر روز ایک مقررہ مقدار قرآن پاک کی تلاوت کی جائے

رمضان المبارک میں درس القرآن اور نماز تراویح

رمضان المبارک باریکت میں شروع ہو چکا ہے عظمت تعلیم و تربیت کے لیے ہر اہم نماز ظہر و عصر تک مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور رات کی وقت ہر مسجد میں نماز تراویح کا اہم کیا گیا ہے جس میں تفصیل کے مطابق درس القرآن اور نماز تراویح کا التزام ہوگا احباب جماعت فرمائیں

نماز تراویح

مسجد مبارک میں بوقت سحر۔ مکرم حافظ سجاد علی صاحب مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء۔ مکرم حافظ ابراہیم صاحب مسجد امام آباد میں بعد نماز عشاء۔ مکرم قاری حافظ محمد حلیم صاحب قیصر (ناظر تعلیم و تربیت تارین)

درس القرآن

۱۔ بعد نماز عشاء۔ مزارع احمدیہ۔ سورہ فاتحہ تا سورہ ناس۔ ۲۔ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب مزارع احمدیہ۔ سورہ فاتحہ تا سورہ ناس۔ ۳۔ مکرم مولوی محمد عارف صاحب مزارع احمدیہ۔ سورہ فاتحہ تا سورہ ناس۔ ۴۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب لیاپور

فرض کر لی جاتے۔ اور سادہ کے ساتھ اس کے معانی اور مطالب پر بھی نگاہ رکھی جائے۔ کلام پاک کی تلاوت کی برکات تو اس قدر ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی منزلت و رسی سے ہمالیہ کے معانی واقف و آگاہ نہیں اور صرف ظاہر و ظاہر کو دیکھتا ہے تو اس کا ہی التزام کرے اور اس سبب میں مستحق نہ کہلائے۔ کیا معلوم کہ اس کی بے انتہا برکات کس رنگ میں اس کی روحانی اصلاح اور دنیوی بہبود کا باعث بننے والی ہوں!!

اسی طرح سنت جوئی سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس مبارک مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متعدد غیرات التزام فرماتے۔ اگرچہ تمام مآثر بھی آپ کا دستِ سخاوت بہت کثادہ تھا لیکن ماہ رمضان میں تو اس میں غیر معمولی اضافہ دکھائی دیتا۔ جگہ حدیث۔ کہ الفاظ میں تیز ہوا بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ اس لئے مومنوں کو اس مبارک مہینہ میں بھی حسب توفیق اسوہ نبوی کی اقتدار و کثرت سے بہرہ ور ہونا چاہیے کہ اس مہینہ کی تمام تر غرض و غایت عرفان باری میں ترقی اور قرب الہی کا حصول ہے تو ایک سچے عاشق کی طرح ہر ممکن ذریعہ کو کام میں لائے کی بے حد ضرورت ہے۔ کیا معلوم کہ کون سا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضیلت کے دروازے کو کھول دیتا۔ کا موجب ہو۔

۱۔ غرض اب جبکہ ہماری زندگی میں رمضان کا باریکت مہینہ ایک بار پھر آگیا ہے۔ اس لئے آدمی سب کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ ہر شخص کو سچے غفلت کے دور جلد مگر فراموش ہوتے ہیں۔ ان کی برکات کو اپنے لئے چھیننے کی پوری کوشش کریں اور یہ کوشش ممکن ہے۔ ۲۔ روزہ کے ظاہری احکام کی رعایت و التزام کے ساتھ ۳۔ قرآن کریم کا سوچ سمجھ کر تلاوت کر کے ساتھ ۴۔ عطا جماعت نمازوں کی پابندی اور تہجد گزاری کے ساتھ ۵۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ الہ اور دعاؤں میں زیادہ احتیاج کے ساتھ ۶۔ یہ ہے خلاصہ اس مبارک مہینہ میں عمومی پروگرام کا۔ اور یہ ہیں رمضان فریق کے مبارک ایام میں کھڑکی کی جاننے والی ایکسانی عمارت کے لئے چار دیواری جو اگر مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہو جائے تو آسمان سے برکات الہی اور رحمت و غری نازی ہو کر چھت کلام دینی خدا کرے ان برکتوں کے دارت بننے والوں میں ہم غیوروں کا بھی شمار ہوا اور اس کی رحمت سے پائیاں جو فرض تہمتوں پر وسیع ہو۔ ان میں شامل ہوں!!

و سادہ اللہ علی اللہ بعزیز آمین ہر جس کی یاد و دل (تعلیم) اس کے ساتھ ہی احباب کو کام توجہ خاص طور پر اس طرف مبذول کرانی چاہیے کہ اس باریکت مہینہ میں مومنوں کو غرض خاص طور پر مقبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عطا ہونے سے ان ایام میں خاص طور پر اپنے پائے امام معرفت فیض الراج الثانی امیرہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کیلئے اور جماعت کی ترقی کیلئے ہر

خطبہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی نوع انسان کی ہمدی میں عیم المثال قربانیاں پیش فرمائیں

آپ سچا ایمان رکھنے والوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی روحانی استعداد کے مطابق ان قربانیوں میں حصہ لیں!

آیت قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للرب العالمین کی نہایت لطیف اور پرمعارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۲۹ء بمقام پاک ہاؤس کوئٹہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو دیکھا تھا کہ

"بہت سے لوگ جمع ہیں اور میں ان کے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر تعزیر کر رہا ہوں اور آیت قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للرب العالمین کو لے کر اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہوں اور لوگوں سے کہتا ہوں دیکھو قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للرب العالمین میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام پہلو بیان ہوئے ہیں اس کے بعد خواب میں ہی میں کئی دفعہ بیدار ہوا اور سوچا اور جب میں بیدار ہوتا تو دیکھتا کہ میں قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للرب العالمین پڑھ کر تقریر کر رہا ہوں اس طرح ساری رات سوئے سے اُٹھنے تک یہی ہوتا رہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر تقریر کر رہا ہوں مگر میری تقریر قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی کے گرد ہی چکر کاٹتی رہتی ہے۔"

حضور نے اس وقت فرمایا:-

"اس سے یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سچے طور پر اس آیت کے مطالب کو میرے قلب میں داخل کر دیا ہے اور جب ضرورت ہوگی وہ اس کے مطالب کو میرے ذریعے سے روشنی فرمائے گا۔"

والفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اس کے تین سال بعد ۱۹۲۹ء میں جب حضور کو مکہ تشریف لے گئے تو وہاں حضور نے اس آیت کی تشریح میں پانچ خطبات پڑھے جن میں سے چار خطبات طائف میں پڑھے۔ چار خطبات مصلیٰ مہملہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر ۱۹۲۹ء اور ۶ جنوری ۱۹۳۰ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ کا یہ آخری خطبہ الفضل میں ابھی شائع ہوا ہے جسے احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ سابقہ خطبات اغلب روبرو میں بھی علی الترتیب مورخہ ۱۲/۳/۳۱ د ۱۳۴۰ھ ۱۲/۴/۱۳۴۰ھ ۲۱/۴/۱۳۴۰ھ ۲۱/۴/۱۳۴۰ھ (ادارہ)

تشہد و تہود اور سورہ فاتحہ کے بعد عزادار نے قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للرب العالمین کی تلاوت کی اور اس کے بعد فرمایا:-

اس آیت کے تین حصوں کو میں بیان کر چکا ہوں۔ اب

چوتھا حصہ

وہ گیا ہے اور وہ مماتی ہے یعنی میری موت اللہ کے لئے ہے اور اُس اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین یعنی سب جہانوں کی پرستش کرنے والا ہے۔ موت کے معنی جسمانی موت کے بھی ہوتے ہیں اور موت کے معنی معیشت اور دھوکہ کے بھی ہوتے ہیں اور موت کے معنی ان حالات سے بھی ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس ان اپنے آپ پر خود دار دکر رہتا ہے اگر موت کے یہ معنی کریں کہ وہ حالات جو میں اپنے والد اور درنا ہوتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اُس خدا کے لئے ہیں جو

رب العالمین ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ دنیا میں تمام انبیاء ایسے گزرتے ہیں جنہ نے اپنی قوم اور اپنی ذات کے لئے دکھاؤ اور مصائب اٹھائے۔ مگر وہ پہلا شخص ہوں جس نے رب العالمین خدا کے لئے دکھاؤ اور مصائب اٹھائے ہیں۔ میرا تکلیف اٹھانا کسی خاص قوم کے لئے نہیں تھا بلکہ تکلیف اٹھانا کسی خاص ملک کے لئے نہیں

میری تکلیف اور دکھ سب دنیا کیلئے ہیں

اور جب کہ میں اپنے خطبات میں بتا چکا ہوں اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ساتھ ایسی قیود لگا دی گئی ہیں۔ جو دوسرے نبیوں کی قربانیوں میں بھی نہیں پائی جاتی ہیں۔ کجا یہ کہ دوسرے انسانوں کی قربانیوں میں وہ قیود پائی جاتی ہیں جو میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام دنیا میں آئے اور انہوں نے تکلیف برداشت کی اور دکھ اٹھائے۔ مگر وہ تکلیف اور دکھ انہوں نے اپنی قوم کے لئے اٹھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑی قربانیاں کیں۔ مگر انہوں نے بھی وہ قربانیاں اپنی قوم کے لئے کیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی قیود لگائے ہیں۔ مگر انہوں نے بھی وہ قربانیاں اپنی قوم کے لئے ہی کیں۔ گزشتہ انبیاء کو مئی نوع انسان کے مجموعی وجود کا احساس ہی نہیں تھا۔

بائیسمل کو دیکھ لو

وہاں بار بار یہی آتا ہے "اے اسرائیل کے خدا! وہاں رب العالمین کا خیال نہیں پایا جاتا۔ ہم یہ نہیں کہتا کہ وہ خدا تعالیٰ کو رب العالمین نہیں مانتے تھے۔ یہی اسرائیل بھی خدا تعالیٰ کو رب العالمین مانتے تھے۔ لیکن رب العالمین سوا جبر

رب بنی اسرائیل کے جذبہ کے ماتحت تھا اور اس پر نہیں کہتی کہ بنی اسرائیل کے علاوہ باقی لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں وہ مخلوق لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہی سمجھتی ہے لیکن وہ سمجھتی ہے کہ بنی اسرائیل دوسری مخلوق سے زیادہ شان والے ہیں۔ جنانچہ گویا بائیسمل خدا تعالیٰ کو بنی اسرائیل کے علاوہ دوسری مخلوق کا بھی خدا خیال کرتی ہے مگر سونیسے اور سگے کا فرق ضرور پایا جاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہلے شخص تھے جو ایسے ملک میں پیدا ہوئے جس کے تعلقات باقی دنیا سے نہیں تھے۔ عرب باقی ساری دنیا سے کشا ہٹا تھا۔

عرب رہنے والے

باقی دنیا کے متعلق کوئی قطعی اور یقینی خیال نہیں رکھتے تھے ان کے پاس کوئی متعلق نہیں تھی۔ عرب کی دنیا عرب تک ہی محدود تھی۔ اگر وہ دوسری قوموں کے متعلق کوئی خیال رکھتے بھی تھے تو وہ صرف مسافرت کا خیال تھا۔ عربوں میں بکرا ستایا جاتا تھا کہ وہ بگھتے تھے۔ ان کے مقابلہ میں کوئی سے ہی نہیں۔ وہ صرف سیاسی برتری کو اپنے سے باہر سمجھتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ وہ عربی اور ایرانی حکومتوں کے برابر وہ کوئی حکومت نہیں۔ گویا سیاسی نقطہ نگاہ سے تو عرب کو حقیر خیال کرتے تھے اور توئی نقطہ نگاہ سے وہ باقی دنیا کو عرب کے مقابلہ میں ذلیل

خیال کرتے تھے۔ اسی طرح عہد کوئی انتہا نکلا ہو۔ ایرانی ہو یا تاجیکی وہ دنیا میں مساوی کارنگ تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ توئی ریزی کا خیال آتے ہی وہ

عرب کو دوسری قوموں کا

سمجھتے تھے اور جب سیاست کا سوال آتا تھا وہ رومن اور ایرانیوں کے درباروں میں بکر رہی اور ایرانی بادشاہوں کو حضور کے سے بھی دور نہیں کرتے تھے۔ انہیں سیاسی تفاخر کے متعلق کوئی محسوس نہیں تھی۔ وہ رومی اور ایرانی بادشاہوں کو بڑے غرور سے پتا بدشاہ کہہ دیتے تھے۔ کیونکہ جب وہ ان کے درباروں میں جاتے تھے تو کہہ دیتے تھے کہ میں نے ایک مہیا کے قائل تھے اور نہ توئی لحاظ سے وہ ایک دنیا کے قائل تھے۔ پھر جو لوگ رومن اور ایرانی درباروں میں جاتے تھے ان کی تعداد بہت کم ہوتی تھی۔ بالعموم یہ لوگ وہ تھے جنہوں نے اپنے گھر کے ارد گرد سواریل سے باہر قدم نہیں رکھا تھا۔ ان کے مقابلہ میں اسمائیل قوم

ترقی یافتہ قوم

تھی وہ مصر میں رہتے تھے۔ اور ایسی قوم کے اقتدار میں رہتے تھے جن کی اپنی حکومت اور اقتدار تھا۔ پھر مصر ان دنوں سے زبردست ملک تھا۔ مصر جو اب یورپ اور افریقہ اور ایشیاء

دیکھو دوسرے ممالک میں جاتے تھے اسی کی سیر دنیا ممالک سے تجارتیں تھیں۔ اور مصری لوگ تجارتوں کے لئے باہر جاتے اور دوسرے ممالک سے سیاسی اور ترقی تعلقات رکھتے تھے غرض مصر میں رہنے والی قوم باقی دنیا کے حالات سے غافل نہیں رہ سکتی تھی۔ مصری قوم اس زمانہ میں بڑی ترقی یافتہ تھی اور اس کے باقی ممالک سے وسیع تعلقات تھے جیسے آجکل پاکستان ہے۔ انگلستان، سیام اور دیگر ممالک پر ترقی کر چکا ہے کہ اس میں رہنے والا

نہ نیا کے حالات سے غافل

ہیں رہ سکتا۔ انگلستان میں رہنے والا غافل رہ سکتا ہے۔ کچھ ترقی اور سیاسی ترقی میں وہ بھی بہت پیچھے ہے۔ یہاں حالت عرب کی مصر کے مقابل میں تھی۔ لیکن مصر میں ترقی مصری اقتدار کے تحت رہتے ہوئے اور مصری تہذیب کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسرائیل کا خدا پیش کیا۔ چنانچہ بار بار تورات میں بھی آتا ہے کہ بنی اسرائیل کا خدا یوں کہتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام جن کے زمانہ میں تمدن بہت پھیل چکا تھا۔ یورپ اور ایشیا آپس میں مخلوط ہو چکے تھے۔ وہ بھی یہ کہتے رہے کہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھینٹوں کو اکٹھا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ جو دنیا میں اتحاد دہونے کے

حضرت مسیح علیہ السلام

توئی نظر سے دیکھیں ہمارے حضرت مسیح علیہ السلام بھی یہ خیالات نہیں کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے علاوہ باقی لوگ خدا آسمان کے مخلوق نہیں۔ وہ یہ بھی خیال نہیں کرتے تھے۔ کہ بنی اسرائیل کے علاوہ باقی مخلوق کا خدا خدا نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی تھے کہ بنی اسرائیل کے علاوہ باقی مخلوق میں خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ اور خدا بنی اسرائیل کے علاوہ دوسرے لوگوں کا بھی خدا ہے مگر باوجود اس کے موسیٰ انصاری کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ بھی انکار نہیں کیا کہ بنی اسرائیل خاص طور پر خدا تعالیٰ نے کبھی بھی۔ اور خدا تعالیٰ نے خاص طور پر بنی اسرائیل کا آپ ہے۔ باقی لوگ خدا تعالیٰ کے مخلوق ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کا سوتیلا باپ ہے۔ اس کے متعلق پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ آپ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے جو تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے بہت پیچھے تھا وہ باقی دنیا سے بہت کم تھا تھا۔

پہلی دفعہ یہ نظر پیش کیا

تھی تمام قومیں خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اور خدا تمام آدموں کا خدا ہے اور ایک اس خدا ہے

ہم نے فرمایا ہے شک عرب قوم میری پہلی مخاطب ہے۔ اور میں اسی میں پیدا ہوا ہوں۔ مگر یہ صرف اسی قوم کی بھینٹ کے لئے مبعوث نہیں ہوا۔ بلکہ بشت الی الاصول والا یعنی والا حمزہ والا صفر۔ میں تمام سیاہ عقیدہ سرخ اور زرد قوتوں کی بھینٹ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ کئی چینی ہولنا فریق۔ انگریز ہولنا امریکی ہندوستانی ہولنا جاپانی ان ساروں کے لئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک خلافت میں قائم رہے۔ یعنی یہ نہیں کریں گے اپنے زمانہ میں ہی یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں ساری دنیا سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور میری زندگی اسی کی بھینٹ کے لئے صرف ہو رہی ہے۔ بلکہ پہلے نبیوں پر جو الزام عائد کئے گئے ہیں مجھے انہیں بھی دہر کرنا ہے۔ گویا یہ جو خدا تعالیٰ کو آج بھی نہیں سوجھی کہ سب مخلوق اسی کی ہے۔ بلکہ پہلے بھی مختلف انبیاء

مختلف قوموں کی طرف

مبعوث ہوتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کا ہدایت کا سامان پیدا کرتا رہا ہے۔ مصلحت بنی اسرائیل کا یہ ایک محاورہ تھا کہ ہم خدا تعالیٰ کے بے گناہ ہیں۔ ورنہ وہ بھی کہتے تھے کہ خدا اس کا خدا ہے۔ نہ خدا تعالیٰ نے کساد وقت اپنے بندوں کو بھلا دیا۔ اور نہ بندوں نے خدا تعالیٰ کی عزائی سے انکار کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ بعض ان بات ہیں جو پہلے نبیوں پر عائد کئے گئے ہیں ورنہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو رب العالمین کی موت میں پیش کیا ہے۔ مگر اس حقیقت کے باوجود

اس امر سے بھی انکار نہیں کیا سکتا

کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ رہے مگر بنی اسرائیل کے لئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ رہے مگر بنی قوم کے لئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام زندہ رہے مگر نبطیوں کے لئے۔ حضرت نوح علیہ السلام زندہ رہے مگر عرانیوں کے لئے۔ حضرت کرشن اور حضرت رام چندر علیہما السلام زندہ رہے مگر ہندوستانیوں کے لئے۔ انہوں نے تکالیف انعامات مصائب بشت میں مگرموت بنی اسرائیل کے لئے یا صرف فلسطینیوں کے لئے یا صرف ہندوستانیوں کے لئے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ نے انہیں خدا تعالیٰ کے لئے فرمائے ہیں۔

قل ان صلاقی ونسبی

و محبا و محبا لله رب العالمین میں اگر تکالیف اللہ وہ کہ انہا میں تو صرف ایک قوم کے لئے نہیں۔ بے شک میں عرب

قوم میں پیدا ہوا ہوں۔ اور وہ میری پہلی مخاطب ہے۔ لیکن

میرے وکھ اور مصائب

ساری دنیا کے لئے ہیں اور یہ ایک قوم کے لئے جو بھی کس طرح کہتے ہیں میں نے تو اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ اور اسی خدا کے لئے وقف کی ہوئی ہے جو رب العالمین یعنی سب جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ میں صرف عرب قوم کا لیڈر نہیں ہوں میں تو خدا تعالیٰ کا جو رب العالمین ہے بندہ ہوں۔ اس کی خاطر میں نے اپنا زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ وہ اگر سب جہانوں کی ربوبیت کرتا ہے تو اس کا خادم ہونے کی حیثیت سے میری تکالیف اور دیکھ کسی فاس قوم کے ساتھ کیوں مختص ہوں جس شخص کے دو بیٹے ہوں اس کا خادم دونوں بیٹوں کی خدمت کرے گا لیکن اگر تم لوگ نہیں ہو تو تمہیں اختیار ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے دوست بن جاؤ۔ دوسرے سے

کسی قسم کے تعلقات نہ رکھو۔ اب اس بات سے کہ ایک شخص کے دو بیٹے ہوتے ہیں ایک شخص کے ان میں سے ایک کو تکلیف دینا تعلقات ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کے دوسرے بھائی کے ساتھ اس کے عام

رواداری اور برداری

کے بھی تعلقات نہیں ہوتے۔ لیکن نوکر ایسا نہیں کر سکتا اسے دونوں کی خدمت کرنی ہوگی۔ دونوں سے خدا کی کالوں کو کرنا پڑے گا۔ ہمایا یا کر سکتا ہے غیر نوکر ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن نوکر ایسا نہیں کر سکتا۔ پس

قل ان صلاقی ونسبی

و محبا و محبا لله رب العالمین کہہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خدا تعالیٰ کو رب العالمین سمجھا لیا ہے۔ اور جب میں نے اسے رب العالمین سمجھ کر مانا ہے۔ تو اس کی جتنی بھی مخلوق ہے ساری کی خاطر مجھے اپنے اور تکالیف وار دکنی پڑیں گی۔ اسی وجہ سے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی تعلیم

میں کثرت سے یہ چیز پائی جاتی ہے کہ عربی کو بھی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ بھی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں فضیلت ہے

حضرت مسیح علیہ السلام کہتے ہیں فضیلت ہے حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس کسی غیر قوم کی ایک عورت آکر کھیتی ہے اسے استاد تو مجھے بھی اس سچائی کے حلقہ سے جو تو بنی اسرائیل کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتی کہ لوہے سے مجھے بھی تکلیف اٹھانی میری بہتری کے لئے ہی نہ رہا نہ کر۔ بلکہ وہ صرف اتنا کہتی ہے کہ مجھے بھی وہ باتیں سننا جو بنی اسرائیل کو سننا ہے۔ لیکن اس عورت کی خاطر مجھے اور تکالیف اٹھانا تو الگ رہا۔ حضرت مسیح مرعود علیہ السلام کہتے ہیں۔ بیٹوں کی ردائی میں کتوں کے آگے کیے پھینک سکتا ہوں۔ گویا بنی اسرائیل خدا تعالیٰ کے بے گناہ ہیں۔ اور یہ ان کی ردائی ہے دوسری قومیں جو بنی اسرائیل کے ہیں۔ یہ ردائی ان کے آگے کیے پھینک سکتا ہوں۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کے ابتدائی زمانہ میں ایسے ابتدائی زمانہ میں جبکہ ابھی تعلیم ہی مکمل نہیں ہوئی تھی۔ مگر حکیم کا ایک پارہ لکھی پورا مانا نہیں ہوا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آتے ہیں۔ ان میں سے کوئی یونانی ہوتا ہے جسے سہیل نے کوئی عورت کا جوتا ہے جسے جلال نے کوئی آرمینیا کا جوتا ہے اور کوئی ایران کا۔ یہ لوگ آتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیخوابی پیش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی اپنی تعلیم سنائیے۔ ان کے جواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ کیا کوئی شخص اپنے بیٹوں کی ردائی کتوں کے آگے پھینک سکتا ہے بلکہ آپ سمجھتے ہیں کہ جس طرح عرب قوم ہے ویسے ہی یہ لوگ بھی ہیں آپ خوراً انہیں اپنی تعلیم دینا شروع کر دیتے ہیں بلکہ دینی تعلیم دینا ان لوگ رہا یہاں تک ثابت ہے کہ وہ بدلتی تھے وہ عربی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے تھے یا بہت کم لگتے تھے۔ وہ صرف بائبل جانتے تھے۔ وہ کسی شخص کے غلام تھے اور لوہا کو ٹا کرتے تھے آہ ان دونوں بھائیوں کو اشارہ ان کے ساتھ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ جب آپ وہاں سے گزرتے تو ان کے پاس کھڑے ہو جاتے۔ وہ دونوں زبانیں سمجھتے اور آپ کی باتیں نہیں سمجھتے تھے۔ آپ محبت کی وجہ سے وہاں کھڑے ہو جاتے اور ان کی باتیں سمجھتے۔ پھر آپ انہیں تبلیغ کرنے لگ جاتے۔ زبان تو وہ سمجھ نہیں سکتے تھے۔ اشارہ ان سے انہیں تبلیغ کرتے۔ مثلاً اللہ کا لفظ کہ کے آسمان کی طرقت اشارہ کر دیا۔ آسمان آسمان ان دونوں کو آپ سے اُٹھ جو گیا۔ اور بالآخر وہ دونوں ایمان لائے آئے اسے رنگ دس گیا وہ کا تعداد میں تھے جو غیر قومن کے تھے اور آپ پر ایمان لائے۔

جب طائف میں آپ تشریف لگے تو وہاں لوگوں نے آپ سے ہر سلوک کی آیت کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ بھی تھے آپ جب وہاں آئے تو طائف والوں نے پتھر پھینکے اور آپ کے پیچھے کے چھوڑ دیئے آپ ان

جب طائف میں آپ تشریف لگے

تو وہاں لوگوں نے آپ سے ہر سلوک کی آیت کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ بھی تھے آپ جب وہاں آئے تو طائف والوں نے پتھر پھینکے اور آپ کے پیچھے کے چھوڑ دیئے آپ ان

یہ تشریف لائے تو فرمایا

خدا تعالیٰ کا ایک بندہ تھا

خدا تعالیٰ نے اسے اختیار دیا کہ چاہو تو تمہاری زندگی بڑھادی جائے اور چاہو تو تم میرے پاس آ جاؤ اس نے خدا تعالیٰ کے پاس جانے کو پسند کیا۔ معاشرے نے اسے ایک گزشتہ حکایت سمجھا لیکن حضرت ابو بکر رحمہ اللہ سے سارے صحابہ غرض کہ انہیں ایک نئی روایت مل گئی اور ایک نیا حکمت مل گیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب میں نے حضرت ابو بکرؓ کو روئے دیکھا تو کہا ابو بکرؓ کو کیا ہو گیا ہے خدا تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کیا ہو تو تم زندہ رہو اور چاہو تو موت قبول کرو۔ اس میں روئے والی کیا بات ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ابو بکرؓ کو روئے ہوئے دیکھا تو سمجھ لیا کہ اس نے بات سمجھ لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ مسجد کی سب کو لکھیاں بند کر دی جائیں صرف ابو بکرؓ کی کھڑکی کھلی رہے۔ پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے ابو بکرؓ کو نبوت رتیق القلب بنا دیا ہے۔ دوسرے لوگوں کی موت اتنی آسانی ہوتی ہے۔

آپ کی وفات اتفاقی نہیں تھی

لوگوں کی موت علت نہیں ہوتی وہ میر ہوتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ آپ کو اختیار دیا گیا تھا کہ چاہو تو موت قبول کرو اور چاہو تو زندہ رہو۔ آپؐ نے موت کو ترجیح دی اور کہا میں نے تو ان دنیاوی تکالیف کو اس لئے ریخت کیا ہے کہ میرے بعد ایک کام کیا گیا تھا۔ جب میں نے وہ کام ختم کر لیا ہے۔ تو اب زندہ رہ کر میں نے کیا کرتا ہے۔ غرض ان چاروں امور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے جو نیکو پیش فرمایا اس کی مثال دنیا میں اور کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ آپؐ جس طرح

اپنے سرکال میں بکتا اور بنیغیر

بھی ہیں اسی طرح ان قرابانیوں میں بھی آپؐ کا کوئی ثانی اور مثل نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی سمجھنی چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کا مطاع قرار دیا ہے۔ پس آپؐ پر سچا ایمان رکھنے والوں کا فرض ہے کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بنی نوح انسان کیلئے انتہائی

حضرت مرزا شریف احمد صاحب دہلی کے انتقال پر

تقریریں و اشعار

جماعت احمدیہ لکھنؤ

انجاء بدرعبرہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۵
تاریخ تقریریں و اشعار
جو تارہ مکرم سید بشیر احمد صاحب ان
سید خیر الدین صاحب لکھنؤ کی طرف
سے دیئے جانے کا ذکر ہے۔ اس کے
مستقل مکرم مولوی اشرف احمد صاحب
مبلغ لکھنؤ و صاحب فرماتے ہیں کہ یہ
تاریخ جماعت لکھنؤ کی طرف سے تھی جس
میں جلد میراں جماعت نے حضرت مرحوم
رضی اللہ عنہ کی وفات پر اظہار تضرع
کیا تھا۔

جماعت احمدیہ کلمتہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب
رضی اللہ عنہ کی فاجہ کی وفات کی روح
فرسا خبر سے ہم غم و الم میں ڈوب کر
رہ گئے۔ اس جامعہ سائنس تعلیم پر
جماعت قضا بھی غم کر رہے کم ہے۔ اس
قیمتی وجود کی جدائی ہم پر بہت شاق ہے
مگر اہل کلمہ کے ماتحت اذا احساناً
مصابیہ قالوا ان اللہ وانا الیہ
راجعون۔ انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ کہتے ہوئے صبر کرتے
ہیں اور راضی برضا اللہ ہیں۔ بارگاہ
ایزدی میں دست بردار ہیں کہ اللہ تعالیٰ
حضرت میان صاحب مرحوم کو اپنے
قرب اور جوار میں نہایت اعلیٰ مقام
عطا فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔
جماعت احمدیہ لکھنؤ اپنے مفہوم
اور رجحانوں کے ساتھ اپنے پیارے
آقا امام حضرت امیر المؤمنین ایدہ
اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد
صاحب مدظلہ العالی اور حضرت بیگم
صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب
مرحوم کی خدمات عالیہ میں باادب تضرع
کرتی ہے اور خاندان کے جمہل افراد
سے اظہار دل برداری کرتی ہے۔

قرابانیوں کا مظاہرہ

کیا اسی طرح وہ بھی اپنی روحانی استعداد
کے مطابق ان قرابانیوں میں حصہ لے تاکہ
اللہ تعالیٰ انہیں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے قرب میں جگہ دے اور جس طرح
آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں بطریق
امت ہی اپنی قرابانیوں میں تمام امتوں سے
افضل است۔ (الفصل ۱/۳۱)

مدراست

جماعت احمدیہ مدراس کا یہ اجلاس
حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک
اور ناگہانی وفات پر دل صدمہ اور
گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا
ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں
اپنے مدارج عطا فرمائے۔ اور
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ وافراد غلظہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیں
جہیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین حضرت
صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی
اللہ عنہ کی وفات ایک قوی صدمہ ہے۔ اللہ
تعالیٰ اپنے فضل سے اس عظیم قوی
صدمے کی تلافی کرے اور ہم سب کو
صاحبزادہ صاحب مرحوم کے پاک نمونہ
کی تقلید کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار

شریف احمد امینی

انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

جموں

بابو محمد یوسف صاحب پراڈنشل امیر
جماعت ہائے جموں جماعت ہائے کی
طرف سے بذمت محترم صاحبزادہ حضرت
مرزا وسیم احمد صاحب توجہ سے خط میں لکھتے
ہیں۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی
وفات کی خبر اطوار بہاریں پہنچ کر انھوں
انھوں نے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو
اپنی خاص رحمت میں داخل کرے۔ اور
پسندگاہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ عمرہ میں چار سال
سے بیمار علی آ رہی ہیں انہیں جموں ہسپتال
میں بعضی علاج داخل کرایا گیا ہے۔ اجاب
سے عاجزانہ التجا ہے۔ دائرہ سادہ کی
صحت کے لئے دعا فرمائیے۔
غائب محمد شریف، منڈا اشی احمدی
از مسجد رواہ کشمیر

انتقال پر ملال

میرے خسر محترم مولوی سید عین صاحب
ذوق کل بتاریخ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۵ صبح ۶ بج کر
۱۵ منٹ پر بعد از غنہ قلب انتقال فرمائے
انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم احمدیت کے
یکے کا شوق خاندان مسیح موعود علیہ السلام
سے وابستہ محبت رکھتے تھے۔ تعلیم ان کا
اڈھنا بھونٹا تھا۔ تقریر و تحریر میں خیر مہولہ
لطافت تھی۔ مرحوم کو بڑی خوبیوں کے بزرگ
تھے۔ اس کی خاص یاد گار مرحوم کی تعلیم
شامیانہ احمدیت ہے۔ انتقال کے وقت
مرحوم کی عمر بھی تقریباً ۶۶ سال تھی۔ اپنی
اولاد میں ۵ لڑکے اور ۴ لڑکیاں یاد گار
چھوڑے ہیں سب سے بڑے فرزند میر احمد
صادق صاحب ایم۔ اسے ہی اور باقی زیر
تعلیم ہیں۔

میرا بیٹا مسیح موعود علیہ السلام و بدیشان
تاریان و بزرگان کلمہ سے دعا کی درخواست ہے
کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور
بلندی درجات کے ساتھ اعلیٰ علیین میں
عطا فرمائے۔ اور اس پر ایک صدمہ سے
جلد لاحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد صادق

دکن مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد

ایک احمدی نوجوان کی فوسٹک وفات

خاکسار شیخ قمر علی دہلوی پریذیڈنٹ جماعت
احمدیہ کو ڈیپلی ٹوگیو کا داماد عزیز محمد مغفور
جو گذشتہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ میں وفات
سے راج آٹھ گڑھ سٹیشن گئے لیکن وہاں
کسی نامعلوم وجہ سے اجانک خون کی تہہ جڑنے
شروع ہو گئے جس سے وہ نڈھال ہو کر بے
جوش ہو گئے۔ ڈاکٹری علاج کوئی فائدہ
نہ ہونے کی وجہ سے بذریعہ رُف ان کو کو
راپس لایا گیا۔ اور حالت نازک صدمت
اعتبار رکھ گئی۔ لیکن آہ عزیز مرحوم کی روح
ہم ۲ گھنٹہ کے اندر اندر بے ہوشی کے عالم
میں پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم
بہت نیک بخت اور صالح نوجوان تھا۔

اجاب کام عزیز مرحوم کی مغفرت
کے لئے دعا فرمائیے۔ نیز جنازہ غائب
میں پانچ کرش کد فرمائیے۔ مرحوم اپنے بچے
ایک بیوہ اور تین چھوٹے چھوٹے بچے
چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حالی
ناظر ہو۔ آمین

خاکسار

شیخ قمر علی دہلوی احمدی

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ روڈ اپنی

ارلیہ

خلافت احمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کے واضح ارشادات

اہل پیغام اور سبط نور کے لئے لمحہ فکریہ

(از محکمہ خراج محمد صدیق صاحب قادیان صدر جماعت احمدیہ برطانیہ)

ذیل کامعنوں پر مبنی ہوا تھا مگر انہوں نے جو شرعی احکامات سے انحراف کیا وہ اس وقت تک صحیح نہیں رہے جب تک کہ انہوں نے اپنے اس انحراف کو سنبھالا اور اس کے لئے توبہ نہ کی۔

عینہ ہی بارگاہ احمدیہ کی تباہی کی تہذیبی جہت سے تباہی ہوئی۔ جیسا کہ پہلے ہی تحریر کیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔

اب غور فرمائیے کہ جو لوگ ان کے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے پیغام کو خلافت کی دیوار گریہ کے عنوان سے ایک دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا۔

دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح اولیہ کے مندرجہ ذیل بیانات کو ملاحظہ فرمائیے جو حضور علیہ الرحمۃ نے اپنے دور خلافت میں ۱۹۱۲ء میں لاہوری پارٹی کی بلڈنگ میں ارشاد فرمائے ہیں حضور زرا تے

” جس طرح آدم و داؤد اور ابوبکر و عمرؓ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اگر کوئی کہے کہ انھوں نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی مد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے میں سمجھتا ہوں کہ کسی انجن نے خلیفہ بنایا نہ میں اس کے بنانے کی تدبیر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر غور کرتا ہوں نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی بردار کو مجھ سے چھین لے“

دبر ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء
جائے حیرت ہے کہ جس گروہ کو ان کے ناپاک خیالات سے سیدنا نور الدین رنہ نے روکنا چاہا تھا وہ گروہ آج بھی اسی بات پر مصر ہے بلکہ بھڑک اڑ رہا ہے ہلاکت پہنچنے کی تنبیہ بھی محسوس نہیں کرتے نہ ایک حقیقت پسند انسان حضورؐ کے مندرجہ بالا بیانات کو سن کر محسوس کر سکتا ہے کہ ہاتھ میں انتہائی بڑے رجمی اور ناسپاسی کے ساتھ محض خلیفۃ اللہ ہونے کی وجہ سے ہی حضورؐ کو ستایا گیا ہے بلکہ نہایت ہی المناک حالات سے دوچار ہونا پڑا جسے تو حضورؐ کی زباں مبارک سے ایسے نہ درد دار الفاظ نکلے ہیں تا حد ان خلافت یا عزلی خلافت کے شیرایان ہمیشہ کے لئے متنبہ ہوں مگر افسوس کہ ان ہوس کے بندوں پر ان تنبیہات کا چندان اثر نہ ہوا !! تمام ہمارے مشیل ابوبکرؓ کی فدا بہتوت و استقلال کے مقابلہ پر انہیں ہمیشہ منہ کی لکائی پڑی اور انشاء اللہ آئندہ بھی اسی طرح تشدد و تباہی کے کاش پیچھی درست اسی فقط پر غور کرتے کہ جس اولوالعزم ان کے حق حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں

حضرت ریتے۔ اس کے برعکس اہل بیتؑ نے حضور علیہ الرحمۃ کے خلاف جن ناپاک عزائم کا ثبوت دیا وہ اس سے ظاہر ہے کہ آپؐ نے ان کے اخبار پیغام صلح کو پیغام جنگ سے یاد فرمایا۔ نا اعتبار و یا ادلی الامور اس طرح ایک اور موقع پر جب حضورؐ کو ان لوگوں کی دلائل و حقائق کا علم ہوا اور ضروری جنگ میں جو نماز کا وقت آیا تو حضورؐ مسجد مبارک میں نماز پڑھانے لگے اور سورہ البروج کی تلاوت کرتے ہوئے آید کریم اِنَّ الْاٰذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَاُولٰٓئِکَ لَہٗ عَذَابٌ اَلَمٌ لِّہِمۡ عَذَابٌ جَہَنَّمٌ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ عَذَابُ الْحَرِیْقِ کی تلاوت اس درد بھرے انداز میں فرمائی کہ لوگوں کی جینیں نکل گئیں اس کے بعد مخالفین سے خلافت کا جنگ کا چکنا چکنا کرنے لگے مسجد مبارک کے پائے حجر کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے درد بھری آواز میں فرمایا:-

”میں تمہاری بنائی ہوئی مسجد میں کھڑا بھی نہیں ہوتا“
حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم و مغفور دالے کرہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔
غور کریں کہ اس قسم کے تاثرات کس طرح کے سلوک کے آئینہ دار ہیں جس سے ایک ہنایت و رحیم و کریم انسان بھی پریشان ہوا تھا !!
واقعات شاہد ہیں۔ حضور علیہ الرحمۃ کے ارشادات سلسلہ کے تدریس میں محفوظ ہیں آنے والی نسلیں اس لڑ پھر کو بڑھ کر منکرین خلافت پر اسی طرح انوس کو پھٹے گا جس طرح سے مسلمانوں کی اکثریت ۱۱۰ سال سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے متاکین پر انوس کرتی ہے مگر آفرین و مرہبانیہ حضور علیہ الرحمۃ کے بعد استقلال پر کہ اپنے چھ سات سالہ دور خلافت میں جہاں لاہوری پارٹی اور عزلی خلافت کا بار بار ہتھیار کرتی رہی تو حضورؐ نے بھی بغیر ایزدی اس وقت خلافت کو اور بھی مستحکم اور پڑ شکست بنانے میں محنت و مردانہ کا نذرہ و جاوید ثبوت دیا اور اس طرح سے حسن و خجل لسنۃ اللہ قبل ی میل کی امت پر جہر تصدیق ثبت کر کے دکھائی۔ پس حضورؐ کا اپنی زندگی میں اس بات کا بار بار اعادہ کرنا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور مجھے خدا خلیفہ بناتا ہے اسے کوئی معذرت نہیں کر سکتا اپنی آنے والے خدا سے خدا کی پیش بندی تھی حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی حضورؐ نے اپنی تعین فرمائی کہ

”خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔“
دبر ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء

اسی اس کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں خلافت کے سنبھری امور کی عظمت و توقیر اور اس کی پیر دی کی ہدایات ہنایت واضح طریق پر بیان فرما چکے ہیں۔ مثلاً آپؐ نے فرمایا:-

(۱) جس طرح ابوبکرؓ نے اور حضورؐ نے خلیفہ بنائے اسی طرح مجھے مزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا۔۔۔۔۔
پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے تو کبھی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کام میں روک دے۔“

دبر ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء
(۲) اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خلیفہ بنایا رافضی اب تک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں مگر کیا تم نہیں دیکھتے کہ دونوں انسان ہیں جو ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر درود پڑھتے ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔“
(۳) یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا خلیفہ ہے۔ اس سے تو یہ کر لیا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حق دار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور خلافت سے خیر شے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کر لے۔
نہ بنو۔ دبر ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء
نہ صرف یہ بلکہ مولوی محمد مل صاحب اور ان کے پیچھے جب اقتدار ملے ہوس میں حضرت خلیفہ اول رنہ سے جو بدو اپنے کی تیزی کرنے لگے تو خدا تعالیٰ کے حامی کردہ خلیفہ کو بھی لٹکا کر یہ اعلان کرنا پڑا کہ

”خلافت کسی کی جگہ کا سودا دار نہیں تم اس کو بیچنے سے کچھ نا اندہ اٹھ نہیں سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنایا ہے نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا یا ہے گا اور خدا اس کو آپ کو پڑا کر دے گا۔ تم نے میرے ہاتھ پر اتار کے ہی تم خلافت کا نام نہ لو۔“
دبر ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء
مندرجہ بالا اقتباسات کسی مزید تشریح و تزیین کے محتاج نہیں دربار خلافت کے ارشادات اہل پیغام کے

طریق عمل کو پرکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ آخر ان کی طرف سے بے دریغ ایسی حقائق سرسبز ہوتی ہیں جن کا باعث آپؐ کو ایسے جلال و عظمت دینے پڑے !! کاش محلی بالبع جو کران پر غور کیا جائے اور اپنی عاقبت کو خواب ہونے سے بچالیا جائے !!

اس کے برعکس جماعت احمدیہ قادیان حضرت نور الدین اعظمؒ کی سنت و سنی مطابق ان کے ارشادات کی پیروی میں سلسلہ خلافت سے مستقل طور پر وابستگی اختیار کئے ہوئے ہے بلکہ حضورؐ کو اپنی زندگی دن رات کی فکر تھی۔ رہتی تھی کہ آئندہ جس کے لئے خلافت کس طرح ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؒ علیہ السلام کی برحق خلافت کے ذریعہ مل پیدا فرمایا۔ چنانچہ حضورؐ کی قیادت میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے غیبی افضال و برکات کی دانت بن کر روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ اور میرے نزدیک یہ بھی حضرت مولانا نور الدین اعظمؒ رضی اللہ عنہ کے غیر معمولی فکر اور توجہ کا نتیجہ ہے جیسا کہ آپؐ نے

فرمایا:-
”میں نے اس فکر میں ہی وہ گذارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی اس لئے میں کو شش کرتا رہا کہ کیا محمدؐ کی تعلیم میں دیکھ تک پہنچ جائے حضرت صاحب کے آثار میں اس وقت تک تین آدمی ہیں اول میاں محمودہ میرا بھائی بھی ہے میرا بیٹا بھی اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات بھی ہیں۔ قرابت کے لحاظ سے میرا ضرور اب صاحب ہمارے اور حضرت صاحب کے ادب کا مقام ہیں تیسرے قریبی نواب محمد علی خان صاحب ہیں۔“

پھر فرمایا:-
”جن عمائد کا نام لیا ہے ان میں سے کسی کو منتخب کر لیا اور میں تمہارا ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں۔“
رفقہ حضرت خلیفہ اول منقول از اخبار الملک جو علیؒ
پس غور کا مقام ہے کہ انتہائی ساری جماعت کی جس پر نظر پڑا وہ

نور الدین علیہ الرحمۃ تھے
اور حضرت نور الدین علیہ الرحمۃ کا نظر جن انسان پر پڑا سودہ
محمودہ اللہ اللہ وہ تھا
جناب شیخ محمد اسلم صاحب ساری عزت مسیح موعودؑ کے روایت ہے کہ ”میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کو دیکھا کہ جب میاں محمودہ صاحب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کا کھڑے ہو جانے اور فرماتے ”میاں تم مجھ کو بہت ہی پیارے ہو“

مبئی کا یوم جمہوریت

از محکم مولوی مسیح اللہ صاحب اخبار احمدیہ مسلم مشن ممبئی

بلکہ بعض دفعہ غلط فہمی سے کہ
"میں جب قرآن کریم کا سبق
پڑھتے ہیں تو بہت سی آیات مجھے
مل جاتی ہیں جن باریکیوں
کو یہ پوری جگہ پر میرا دل
بھی وہاں تک نہیں پہنچتا"
مستور از الحکم جوبلی نمبر

حضرت دروغ کا یہ اور شاہکار وہاں محمود کے
قرآن پڑھنے سے مجھے بہت سی آیات مل
جاتی ہیں: اظہر من الشمس ہے۔ دنیا دیکھ
جی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
وآلہٗ وصحہٗ وسلم قرآن سے حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کے ان اشعار کے حقیقت کی دلیل بخدا
نمایاں ہو رہی ہیں کہ وہ

وہ خدا کی جو ہزاروں سال سے مدون تھے
اب میں دیکھتا ہوں اگر کوئی ملے کہ یہی ہے
یہاں یہ ہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں
حضرت نور الدین خلیفۃ المسیح اول رہے
انہیں محبوب محمود ایدہ اللہ و آلہٗ وصحہٗ وسلم
و صاحب اور ان کے تسلیم کیا وہاں حضرت بھائی
عبدالرحمن صاحب قادیانی جو کہ حضرت
اتوں کے محبوب محبان تھے کی روایت
سے یہ بھی بیان ہوتا ہے کہ وہاں مسکین
خدا سے کسی آیت کی ترجمانی بھی فراموش
نہیں کی۔ چنانچہ اگر مرقوم فرماتے ہیں کہ
"اگر تم مجھ کو کوئی اعجاز
رہجو تو اس کی استقامت کی
دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ
بہان نہ کہ تم مجھ کو
آیت یا حدیث یا مرام صاحب
کے کسی قول کے معنی سمجھاؤ
گے"

دبیان بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی
مندرجہ الحکم جوبلی نمبر

پس ان حالات میں پیغام صلح کی خوش
خبریاں دانش مندوں کے نزدیک لائق
ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر شخص کو عقل کی نعمت
سے نوازے۔

میں نے بار بار غیر ساری دوسروں
کے سامنے حضرت خلیفۃ ادل رہنے کے جیسے
اقتباسات پیش کرے یہ استعار
کیا کہ خلیفۃ ادل کی بیعت کرنے کے بعد
ان کے احکام کی تعمیل سے انحراف کرنا
یا آئندہ خلافت کا مذاق اڑانا احمیت
کے کسی دستور کا مقتضی ہے؟ تو پھر اس
لا جواب ہوا رہ جاتے ہیں

الغرض مندرجہ بالا اقتباسات
تجربہ کی روشنی میں غیر مبالغہ کی مسلولہ
بیانیوں کے مصنوعی بیانیوں کے لئے بھی
بہت شک کے احباب موجود ہیں اگر
بہارین حضرت نور الدین خلیفۃ
ادل کے خلافت سرور دار کی دوکان
نہیں بلکہ ملائیس خدا تعالیٰ کی خدمت و

۲۶ جنوری کو سارا ہندوستان
یہ یوم جمہوریت کا جشن مناتا ہے۔
لیکن اس دن جو شہر و دیہات میں
دل نوجوان دکھاتے ہیں۔ یا شہر کو
بقعرہ زندہ بنانے کے لئے حکومت اور
پبلک اداروں کی طرف سے جو فراخ
وصلگی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ اس کی
نظیر کسی دوسرے شہر میں نہیں مل سکتی

جون جو یہ یوم سرت قریب آتا جاتا
ہے۔ شہر کی بڑی بڑی عمارتوں کی صفائی
و آرائش شروع ہو جاتی ہے۔ اور
جب جنوری کی ۲۴ تاریخ آتی ہے تو
دیکھتے ہیں کہ شہر کی بڑی بڑی عمارتیں
بقعرہ زندہ بن گئی ہیں۔ انہیں
آراستہ کرنے میں تمام دنیا باریکیوں کے
کام لیا جاتا ہے۔ ویٹرن ریلوے کا
اسٹیشن "مبئی سنٹرل" جو چوتھی ٹیکٹ کا
"ریلوے آفس" سنٹرل ریلوے کا اسٹیشن
"کنٹرول ریلوے" کارپوریشن کی ملکیت
بنکوں کی بڑی بڑی عمارتیں۔ سنگت
گارڈن۔ کلا ہنر پارک۔ ٹیکٹ کے
آف انڈیا۔ مین لائن۔ یہ بھی کی ایسی
عمارتیں یا تفریح گاہیں ہیں جو اور دونوں
میں بھی تماشاخیوں کا دار ہیں دل کھینچتی
رہتی ہیں۔ اگر انہیں بجلی کے قمعوں کا ایک
ایسا لباس پہنا دیا جائے جس پر برقی
نکمت سے کام لے کر طرح طرح کے
دلفریب نقشے اور مناظر بنائے گئے
ہوں تو پھر ان کی دلکشی کا کیا عالم ہوگا۔ یہی
وجہ ہے کہ جب جنوری کی پچیسویں تاریخ
آتی ہے تو ممبئی کے زندہ دل باشندے

فضل ہے۔ تو اس موقعیت کے فلیٹ
سے کنوارہ کش ہو کر نغماتی افراش کے
لچکے چلنے والے ہوا کی طاقت ہے۔ جو
کہ سلب ایمان کا ذریعہ اول ہے۔
لہذا ایسے خیالات و ادنام سے
دور رہنا ہی بہتر ہے۔ بلکہ زیادہ مناسب
یہ ہے کہ خلافت کے بلند مقام
اور اس کی عظمت کو سمجھتے ہوئے اس
پر اپنی تمام خواہشات کو قربان کر دیا
جیاد ہے تا خدا کی رضا حاصل ہو۔
والسلام علیٰ ابن ابی القحطانی

ملوہ ما نصحت بود و کیفیت
سوانت با خدا کریم و در نیت
خاک و خواجه محمد مدین نانی حضور

جماعت احمدیہ پونچھ

دیوار دار اپنے اپنے گھروں سے نکلتے
ہیں۔ ہزار ہزار نہیں بلکہ لگ بھگ
دس لاکھ انسان یہ "جشن جمہوریت" دیکھنے
نٹ پاتھ پر دوڑتے۔ لگتے ہیں۔ وہ نظارہ
دیکھنے کے قابل ہوتا ہے جب رنگ
برنگ روشنی کے سائے میں لاکھوں
انسان فٹ پاتھ پر مار چکے۔ تہ جاتے
ہیں۔ دہائی طرف ممبئی کی صاف ستھری
اور بڑی چوڑی سڑکیں ہوتی ہیں۔ جو
اس روشنی میں آئینہ کی طرح چمکتی ہیں۔
ان سڑکوں پر گاڑیاں دوڑتی ہیں۔
ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں ہزار۔ ان راتوں
میں مال ڈھونڈنے والے ٹرکوں پر سیدھے
بھی گشت لگانے کی اجازت ہوتی ہے۔
نہا جانے ان دنوں اتنے ٹرک کہاں

سے آتے ہیں۔ خاص شہر ممبئی میں
تیس ہزار کے لگ بھگ ٹرک ہیں۔
لوگ سارے ہی ٹرک انگیز کہلاتے ہیں۔
اور سڑکوں پر نہایت تیز رفتاری سے دوڑتے
ہوتے۔ بھگتے ہیں۔ ہر ٹرک زندہ دل جواں
سے بھرا ہوتا ہے۔ باجا بھارتے۔ چکانا گاتے
اور مختلف قسم کے نغمے لگاتے ہوئے
یہ سڑکوں پر گشت کرتے ہیں۔ اسی

اشعار میں ہر تھوڑی دیر کے بعد کوئی ڈبل
اسٹری دالی بس یا ٹرانسپل کے قمعوں
سے سچ و سچ کر سڑک پر آتی ہے۔ اور
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سچ سچ کوئی نور محل
سڑک پر بھاگتا جا رہا ہے۔ ان راتوں
میں تو کل ٹریوں کا حال عجیب ہوتا ہے
دیرین۔ سنٹرل اور ہاربر ان تینوں
لائینوں پر ہر ایک منٹ کے بعد تماشا
سے کچھ کچھ بھری ہوئی ٹریں گزرتی ہیں
اجہ جگہ دیکھا آتی ہے۔ جسے یوم جمہوریت
کی خوشی میں روشنی کا لباس پہنا دیا جاتا ہے
تو وہ سماں عجیب ہوتا ہے۔ ہر شخص کی
زبان پر ہوتا ہے "وہ دیکھو اور رنگ
اس کو دیکھتے رہتے ہیں جہاں تک نظر کا
کرتی ہے۔

۲۵۔ ۲۶ مارچ ۱۹۷۲ء جنوری کو ممبئی
پولیس کے نوجوان اور آفیسر اپنی اعلیٰ
صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور پبلک
بھی سڑک پر چلنے کے اعلیٰ شعور کا
ثبوت دیتی ہے۔ لاکھوں کا ازدحام
ہوتا ہے۔ مگر ایک شہر میں بھی نٹ پاتھ سے
آگے کو سڑک پر آنے کی کوشش نہیں
کرتا۔ اور اگر کسی کا قدم لگتا ہے تو
ورا پولیس کا ایک سین اس کو سنبھال
دیتی ہے۔ ایسا حیرت انگیز منظر ہوتا ہے

کے کسی اور شہر میں نظر نہیں آتا۔
ایسی ایک غور محنت کی طرف سے اس
جشن جمہوریت کی بڑی حوصلہ افزائی
ہو رہی ہے۔ آرائش نگاری اور سجاول پر
انعامات دیئے جاسکتے ہیں۔ پہلا، دوسرا
اور تیسرا انعام۔ مستقبل کا مال اللہ کو
مقدم۔

۲۶ جنوری بھارت کی تاریخ آزادی
کا "یادگار سال" ہے۔ اسی دن مساب
ایجاد دستور مکمل ہوا اور اس کے نفاذ کا
اعلان ہوا۔ جس کے بعد ہمارا ملک ایک
مکمل جمہوریہ میں تبدیل ہو گیا۔ تاج برطانیہ
کی برتری ختم ہو گئی۔ اس دن ہم اظہار سرت
کرنا اپنی قومی و ملکی فریضہ سمجھتے ہیں۔ جمعی
کے باشندوں نے تو واقعی اس کو
ایک "قومی تہوار" کا دن بنا دیا۔

اس سال اس جشن جمہوریہ کو یہ خصوصیت
حاصل ہوئی کہ بھاری خرچ کے نوجوانوں نے
بھی اس میں بڑھ کر حصہ لیا اور ان
جنگی سازوں کو دیکھنے کی عام اجازت کا
اعلان کر دیا۔ جنہوں نے "گواہ کو آزاد
کرانے میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ اس دن خود
جیوی کے نوجوان اپنے لالچ پر بھٹ بٹھا
کر لوگوں کو الٹا جہازوں پر لے جاتے۔

یہ جشن جمہوریت کا وہ حصہ ہے۔
جس میں تمام جنتا نے نہایت جوش و
خروش سے حصہ لیا۔ اس دن کچھ سرکاری
تقریرات بھی منعقد ہوئیں جو سرکاری خطاطی
کے ماتحت تھیں۔ بلکہ ان سے کچھ
طور پر محفوظ نہیں ہو سکتی تھی۔

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۱۱/۱۲ کو محکم عبدالغنیف
صاحب تامل مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور
کا نکاح وسیعہ بیگم صاحبہ بنت میر عبداللطیف
صاحب سے ایک ہزار روپیہ ہر پہ

(۲) مورخہ ۱۵/۱۵ کو میر عطاء الرحمن
صاحب ابن میر عبداللطیف صاحب کا
نکاح امتہ الحفیظہ صاحبہ بنت شیخ
رحمت اللہ صاحب ساکن شیوگڑھ
پلاٹ اولہ زمرہ خالص پر محکم حکیم محمد دین
صاحب مبلغ شیوگڑھ نے پراہلہ اخبار
بدر کے ذریعہ تمام اصحاب سے ہر
دکانوں کے بارگشت ہونے کے
لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایس کے اختر حسین
سیکرٹری تبلیغ جامعہ احمدیہ
شیوگڑھ

حرام الاحدیہ کے اعلانات

منظوری قائد: مکرم سید محمد احمد صاحب، قائد مجلس قدام الاحدیہ جمشید پور کو قائد غلامانی جمشید پور و موسیٰ بنی مائینز مقرر کیا جاتا ہے۔ اور مجلس قدام الاحدیہ موسیٰ بنی مائینز کو جمشید پور کی جزیل نگرانی میں دیا جاتا ہے۔

انتخابات :- ۳۰ مارچ ۱۹۱۵ء سے قبل تدارک و زعماء مقامی مجالس قدام الاحدیہ بھارت کے انتخابات ہو کر مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ نئے منتخب شدہ عہدہ داران یکم مئی ۱۹۱۵ء سے اپنا کام شروع کر سکیں۔ ورنہ یہ ہے۔ کہ آئندہ انتخابات سال کے لئے ہوا کرگا رپورٹ کارگزاری۔ نالوہا ہوا رپورٹ کارگزاری پر ہر مجلس کی طرف موصول نہیں ہوتے۔ اور مرکز مقامی مجالس کی کارروائی سے آگاہ نہیں ہوتا۔ لہذا تمام قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ فارم ماہوار رپورٹ ہر ماہ ہر ماہ رپورٹ ارسال فرمایا کریں۔

شعبہ مال :- چندہ نظام الاحدیہ کی ادائیگی میں مجالس بہت پیچھے ہیں۔ اکثر مجالس نے تو چندہ قدام الاحدیہ کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کی طرف توجہ ہی نہیں دی اسلئے جلد تدارک مقامی سے اہتمام ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس میں شعبہ مال کے کام کی نگرانی کریں تاکہ مرکز مالی لحاظ سے مضبوط رہے۔

چندہ تحریک جدید :- تحریک جدید کے لئے مالی سال یعنی ۲۸ کا اعلان مقرر ایہہ ائندہ سال کی طرف سے ہو چکا ہے جس کی اطلاع تمام جماعتوں کو ہر یک ہے اور جماعتوں کی طرف سے وصول کی نہرستی بھی آرہی ہے اور ۱۳ مارچ جنوری ۱۹۱۵ء کی مجلس قدام الاحدیہ بھارت کے نام دفتر تحریک جدید کی طرف سے بھیجی جا چکی ہے۔ تمام مجالس کے تدارک کو چندہ تحریک جدید کے دندہ جارت یعنی اور پھر وصول کرنے کی طرف فائن طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔

صدر مجلس قدام الاحدیہ مرکز ہدایاں

مدرسہ احمدیہ میں طالب علموں کی فہرست

احقر صاحب انتظامت احباب مالی امداد کی تحریک

از عمر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرکز سلسلہ میں مدرسہ احمدیہ کے نام سے دیچ درگاہ کا اجراء فرمایا تھا۔ کم پیش رفت کے باوجود تدریسی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اندرون ملک میں مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے ماسیکام کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر سال اس مدرسہ میں طلباء موقوف تدارک داخل ہوں جو چند سال مرکز میں قیام کر کے دینی علوم سے واقفیت حاصل کریں اور پھر ملک کے اکناف میں ذریعہ تبلیغ سرانجام دیں۔

درست ہذا میں طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ جلد امراء و صدر صاحبان دیگر عہدیداران جماعت سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ و تقار ف میں اس تابیت کے بہرہا طلباء و ادائی گئے الدین یا سرپرستوں کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کر کے لئے مرکز میں بھیجوائیں۔ تعلیمی سال منقریب ختم ہونے والا ہے۔ مناسب ہے کہ ایسے بچوں کے متعلق چلے ہی سے اطلاع مل جائے تاکہ سال کے آغاز میں مدرسہ کی مجلس جماعت میں انہیں آسانی سے داخلہ مل سکے اور مستحق طلباء صدر انجمن احمدیہ کے مقررہ وظائف سے بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

نیز جماعت کے ذخیرات احباب کو اس کاربیر میں مالی امداد کی ہی تحریک کرتا ہوں نظارت نہ انک طرف سے اس قسم کی تحریک پہلے ہی کی گئی۔ جس پر ایک مخلص دوست نے مالی امداد کا دندہ فرمایا ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کے دوسرے دوست بھی اس میں حصہ لیں۔ آج کل ایک طالب علم کا ماہوار خرچ کم و بیش بیس روپیہ ماہوار ہے۔ حسب حالات دوست اس سے کم و بیش بھی بلور امداد سے کر تھاکر اعلیٰ السبود المتقویٰ کے ثواب کے مستحق بن سکتے ہیں۔ اذقتقائے آپ کے ساتھ ہوا ہر رنگ میں بڑھ چڑھ کر دینی خدمات سرانجام دینے کی ترقیق دے۔ آمین۔ خاکسار مرزا وسیم احمد ایڈیشنل ناظر تعلیم و تربیت قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل الیکٹریٹ المال

۱۰/۴ - تا - ۵/۴

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل الیکٹریٹ المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۱۰/۴ تا ۵/۴ بغرض معاشرہ مسابرات وصول چندہ جات دورہ کریں گئے عہدیداران متعلقہ جماعت ہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں الیکٹریٹ صاحب جو صرف سے پورا پورا تعاون کریں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

| نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | کیفیت |
|------------------|--------------|------|--------------|-------|
| قادیان | - | - | ۱۰/۴ | - |
| ایچی | ۱۱/۴ | ۱ | - | - |
| دہلی | ۱۲ | ۲ | - | - |
| بھوپور | ۱۵ | ۱ | - | - |
| سانہ سن | ۱۸ | ۲ | - | - |
| صالح نگر | ۲۱ | ۲ | - | - |
| علی پور کپڑہ | ۲۲ | ۱ | - | - |
| کانپور | ۲۵ | ۳ | ۳/۴ | - |
| مودھا | ۲۸ | ۱/۲ | - | - |
| مسکرا | ۳ | ۱ | - | - |
| راٹھ | ۴ | ۱ | - | - |
| چر گاؤں | ۷ | ۱ | - | - |
| بکھنویس گوندہ | ۱۰ | ۱ | - | - |
| بنارس | ۱۳ | ۱ | - | - |
| پٹنہ | ۱۵ | ۱ | - | - |
| منظف پور | ۱۸ | ۱ | - | - |
| مونگیر | ۲۱ | ۲ | - | - |
| ادین | ۲۲ | ۱ | - | - |
| بیک سن | ۲۵ | ۱ | - | - |
| غانپور ملکی | ۲۸ | ۲ | - | - |
| بلاری | ۳۱ | ۱ | ۲/۴ | - |
| بھاسگ پور | ۳/۴ | ۲ | - | - |
| برہ پورہ | ۴ | ۱ | - | - |
| راچی | ۷ | ۱ | - | - |
| جمشید پور | ۱۰ | ۲ | - | - |
| موسیٰ بنی مائینز | ۱۳ | ۳ | - | - |
| ہمدیہ گندہ | ۱۸ | ۱ | - | - |
| کلکتہ | ۲۱ | ۶ | - | - |
| ہمدیہ گندہ | ۲۹ | ۱ | - | - |
| موسیٰ بنی مائینز | ۳۰ | ۲ | ۳/۴ | - |
| جمشید پور | ۳/۴ | ۲ | - | - |
| بھاسگ پور پور | ۶ | ۲ | - | - |
| غانپور ملکی | ۸ | ۲ | - | - |
| مونگیر | ۱۱ | ۲ | - | - |
| بکھنویس | ۱۳ | ۱ | - | - |
| شجیان پور | ۱۶ | ۲ | - | - |
| بریلی | ۱۸ | ۱ | - | - |
| سراندر | ۲۰ | ۱ | - | - |
| امروہہ | ۲۱ | ۱ | - | - |
| ایچی | ۲۴ | ۱ | - | - |
| بھوپور | ۲۶ | ۱ | - | - |
| انیش | ۲۸ | ۲ | - | - |
| قادیان | ۳۱/۴ | - | - | - |

خبریں

چند لکھ روپے فروری۔ پنجاب کے چیف انکسٹریٹ انٹرنیٹری اسے ایل کیشب نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ پنجاب میں آئندہ عام انتخابات کے سلسلے میں ۱۲ ہزار پولنگ سٹیشن قائم کئے جائیں گے۔ جس کے لئے ۲۰ ہزار انفران ہوں گے۔ اور پولنگ برج نہ بنے۔ ہر بجے شام تک بجلی کی ۹ گھنٹوں میں بجلی ہوگا۔ گاتاپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ بیشتر ضلع لاہور میں ۲۵ فروری کو ہوجائے گا۔ اور پنجاب اسمبلی کی تمام ۱۵۲ سیٹوں اور حکومت سمیت ۱۲ سیٹوں کے نتائج کا اعلان ۲۶ فروری کو شام تک ہوجائے گا۔ پنجاب اسمبلی کی دو گھنٹوں اور پارلیمنٹ کی ایک میٹنگ کے کچھ حصوں میں جہاں کہ آج بڑا بڑا ہوا ہے۔ یہی پولنگ ۲۴ اپریل کو ہوگا۔ صوبہ میں دوڑوں کی تعداد ایک کروڑ سات لاکھ ۱۵ ہزار تین سو ۵۰۰ ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ پنجاب اسمبلی اور لوک سبھا کے چناؤ کے لئے دو کروڑ چودہ لاکھ بلیٹ پیپر چھاپے جارہے ہیں۔ اب وہ آئندہ دو ہزار گھنٹے اندر تیار ہوجائیں گے۔ ہر ایک بلیٹ پیپر دونوں لمبائی ۱۴ انچ ہندی اور چھائی میں مشافح ہوں گے۔ متعلقہ دکن میں دکن کی لمبائی ۱۴ انچ ہندی اور چھائی میں مشافح ہوں گے۔ اور دسویں لمبائی ۱۴ انچ ہندی اور چھائی میں مشافح ہوں گے۔

حیدرآباد ۵ فروری۔ یہاں منتری پنڈت ہرنے نظام کالج گراؤ لڈس ایک لاکھ سے زائد اشخاص کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ویش کے سامنے نبی دی کام لوگوں کے ذہنوں کو برائی رٹ سے نکال کر جدید لائنوں پر لانا قری سے ترقی رکھنا اور ملک انڈس کا فائدہ کرنا ہے۔ اور آپ نے کہا کہ جموں کے شخص کے لئے محض سیاسی آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی ہم اپنے عوام کو جو ضروریات سے انڈس کے بچے میں گرفتاری میں سیاسی آزادی کے فوائد سے مستفید بنانا چاہتے ہیں اور ہم سوشلسٹ اصولوں کا راہ پر چل کر اقتصادی آزادی لائیں گے۔

ہونا لکھنؤ ۵ فروری۔ وزیراعظم دوسرے روز شریف نے کیوبا کے وزیراعظم ڈاکٹر کاسٹرو کے نام ایک پیغام میں کہا کہ بین الاقوامی رجعت پسند اور مریج کے سامراجی مصلحت کیوبا کے خلاف ایک بار پھر سازشیں کر رہے ہیں۔ جن کا ثبوت امریکی ریاستوں کے وزارت خارجہ کی میٹنگ سے ملتا ہے جس میں کیوبا کو ان ریاستوں کی برادری سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ سرکرہ شریف کا یہ پیغام ہونا میں مستعد ہجاری پبلک ہلے ہیں پڑھ کر سنایا گیا۔ پیغام میں مزید کہا گیا تھا کہ کیوبا اکیلا نہیں ہے۔ لاطینی امریکہ کے ملک اور دنیا کے باقی حصوں میں کیوبا کے لئے بخود اور حمایت کی جو ہر تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ کیوبا کو امریکی سامراجیوں اور ان کے پیٹروڈوں کی سازش کو ناکام بنانے میں امداد دے گی۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ آئندہ اطلاعات کے مطابق آج صبح نیوگی میں جہاں کہ علم سارگان کے مابین ہجاری قتلہا دیں جمع تھے۔ پوراموں گرس دیکھا گیا۔ سرور گرس کا نظارہ بنات شاندار تھا مابین کو سوجھ بوجھ کے دوران میں بہت زیادہ مفید معلومات حاصل ہوئی۔ جب چاند سورج کے سامنے آیا۔ اور پورا گرس لگا تو دسارے مشکل اور فکر صاف طور پر نظر آئے۔ آج کے گرس جب الگس پانچ سوال میں صرف ایک بار نظر آیا ہے۔ نیوگی آج چند غامضات میں سے ایک تھا جہاں کہ آج صبح پورا گرس نظر آیا۔ سورج گرس یورینوس کے مشرقی سرے سے جزیرہ سلیمان تک اور بحر الکاہل کے بعض حصوں میں نظر آیا۔ گرس وقت مشکل اور سخت کہ دیاں ناصر صرف ۱۶ ڈگری کا قتلہ پانچ ستارہ میں مشکل۔ بدھ پر صبح اشک اور فتنی گرس کے وقت سورج سے ۱۴ ڈگری کے اندر تھے۔ سیاروں کا یہ اجتماع دیکھا نہیں جاسکتا کیونکہ سورج قریب ہوتا ہے۔

درخواستہ دعا
۱۔ والد محترم حضرت سید عبداللہ الادبین صاحب سکنہ ربابہ کی رحلت کچھ تواریخ پیرانہ سال بہت کمزور اور کچھ حالیہ مقدمہ کے باعث وہ بہت پریشان اور متفکر رہتے ہیں احباب جماعت کے درخواستہ حاصل تو فرما اور التزام سے حضرت ادر صاحب کی رحلت کامل و رازی عمر کے لئے دعا فرمائیں آمین

واذا الصحف نشرت!

یعنی وہ کتب مجھ میں سلسلہ عالیہ حمید کی طرف سے آج تک شائع ہونے والی قریب تمام کتب اور ان کے مصنفین کے نام محفوظ کئے گئے ہیں۔ نیز ان میں سے جو کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔ ان کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ صرف آٹھ نئے پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔

المشاہد: عبدالعظیم مالک احمدی ٹکٹ پو قادیان

آٹھ سیاروں کا اجتماع اربعہ صغیر اولیٰ

لیکن ۱۲ مارچ ۵ فروری کو جس طرح آٹھ سیاروں کا اجتماع ہوا ہے آسمان پر یہاں کا ایسا اجتماع پانچ ہزار سال سے نہیں ہوا معلوم نہیں بنی آدم کے کس گناہ کی پاداش میں یہ آٹھ دنوں کے بعد تباہی کا آئنا چڑا منقوبہ بانڈھنے اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجرام فلکی کی تائید قرآن مجید کی ہے۔ جبکہ مژدہ حقیقی ذات باری تعالیٰ ہے۔ لیکن اس قدر توت کا لہ اور حکمت تائید نے ہر چیز میں ہے انتہائی قدرتی بودی ہیں اور دنیا کی ہر شے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں اس سے ہم مرتج اور عقل کی تباہ کاری کو مانتے ہیں۔ مگر یہ کیسے مان لیں کہ سورج اور عطری اپنی ہار مان میں گئے اور مدافعت کی قوت پیدا نہیں کر رہے۔

نئے آتش فشاں
چاند سمیت صرف سات سیارے دکھائے جاتے ہیں جس کو خولی بہت دان میں سیارہ کہتے ہیں۔ سورج کا شمار سیاروں میں نہیں ہوتا۔ یہ ثابت ہے جس کو ہندی ہم تار کہتے ہیں یہ ساتویں سیارے سورج کی اولاد کہلاتے ہیں یا نظام شمسی کے سات ممبر۔ لیکن فلکیوں کی نئی تحقیق کے مطابق چاند کو مستقل سیارہ نہیں مگر یزین کا تابع ہے اور زمین کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اور اس طرح اور بھی کئی سیارے

ہیں۔ جن کے ایک سے زائد چاند ہیں۔ جسے زمیں پہلے نجومیوں کے قوالہ کئے مطابق نظام شمسی کے صرف سات ممبر سمجھتے تھے۔ تحقیق کے بعد ان ممبروں کی تعداد دس تک پہنچ گئی ہے۔ مگر تعلیم گیر شعوبہ سیارے کا بھی سرا مل چکے۔ اسلئے اب پڑنے نجومیوں کا زراعت مکمل نہیں کھاسکتا نہ کیا جاسکتا ہے کہ ہماری زمین ہر طرف سات سیارے اثر انداز ہیں۔ بلکہ تین اور سیاروں یعنی یورینس۔ پلاٹو اور نیپچون کا بھی کچھ اثر پڑتا ہی ہوگا۔ پرانے نجومیوں نے جس طرح ان تینوں سیاروں کو ان کے طبع سے خارج کر رکھا ہے۔ نئے فلکی اب اس رکوب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اب ہمیں یہ قوت رکھنی چاہیے کہ مستقبل بعید میں یہ تینوں سیارے بھی اپنی برادری کے دوسرے ساتھیوں سے ملنے کے لئے کسی ایک ہی برج میں داخل ہوں گے۔ اور ابھی تک جو نئی مشقی میں صرف سات سیاروں کا عمل دخل ملتا تھا اب ہر ان کی یہ عملداری ختم ہو جائے گی۔

میں اللہ انچارج امریکہ مسلم شیعہ علی

مدم کو درہم چکے ہیں سلسلہ کے غرض خدام ہیں بلکہ

لیئے بھی انہیں سلسلہ کی قدرت و طاقت کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ احباب اپنے اس غرض بھائی

کو بھی اپنی خالص دعاؤں میں مدد و رکھیں اللہ تعالیٰ

منارۃ المسیح کی سفیدی کیلئے معلومات درکار ہیں

از محترم صاحبزادہ منیر حسین صاحب

منارۃ المسیح کا شمالی مشرقی حصہ جو بالعموم سورج کے سامنے نہیں آتا بلکہ شوں کے سبب اس حصہ کی سفیدی کم ہو گئی ہے۔ جلسہ لاند کے موقع پر آنوالے بیرونیات کے احباب اس کو خالی طور پر عروس کیلئے اسلئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ سلسلے منارہ کے نیرونی حصہ کو رنگ مرمر کا پختہ سفیدی کرا دی جائے۔

مرحمت احباب عت کے صرف سقند و خواست ہے کہ وہ اپنے یہاں کسی ایسی فرم یا اس کے مابین کارپروں کا پتہ دیں جن سے یہ کام بطریق حسن کروایا جاسکے۔ ملک کے بڑے بڑے شہروں کلکتہ بمبئی، حیدرآباد وغیرہ کے احباب خاص طور پر سیر مخاطب ہیں وہ ایسے کارپروں سے جلد اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں کہ منارۃ المسیح کی چار منزلیں ہیں جن کی اوپری تقریباً ۱۲ فٹ ہے خاکسار مرزا وسیم احمدی شاہی ناظر تعلیم و تربیت قادیان

۲۔ میری ہمیشہ صاحبہ محترمہ ماجدہ بیگم شہزادین احسن صاحبہ دفعہ المقامات کی تصانیف ان کا کمال خدایاں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
۳۔ حکم سرور محمد کھیل صاحبہ ضامن دیکل یارگیری انہ نوں حیدر آباد میں بسر عالت
پرسید اور بلور پشاور اور دل کا غار منہ ہے بہت